

Posted On Kitab Nagri



کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

انسانی اسمگلرز

کنگ پاشا

ریل گاڑی کا وسل پوری شدت سے سیٹیاں بجاتے ہوئے رخصتی کا نقارہ بجا رہا تھا۔ لال وردیوں میں ملبوس قلی ادھر ادھر بھاگتے دکھائی دے رہے تھے..، چونکہ یہاں ساری رات ریل گاڑی کھڑی رہی تھی اس لیے عوامی رش کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھا۔

رات جب ریل گاڑی یہاں آکر رکی تھی..، جن کی منزل لاہور تھی وہ لوگ اتر چکے تھے..، اب صرف جانے والوں کی آمد تھی اور عموماً لوگ وقت سے قبل ہی پہنچ چکے تھے جس کی وجہ سے دھکم پیل معدوم تھی۔ ریل گاڑی لاہور اسٹیشن پر موجود کراچی روانگی کے لیے وسل بھر رہی تھی..، راستہ میں چند بڑے اسٹیشنوں کے سوا یہ کہیں رکے بغیر سیدھا کراچی جانے والی تھی۔

اکیس سالہ فرح اپنے والدین اور دونوں چھوٹے بھائیوں کے ساتھ بوگی نمبر تین میں موجود تھی۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا سفر تھا جو وہ ٹرین سے کرنے والی تھی۔ اس سے قبل فرح کے والد الیا س ہمیشہ اپنی کارپہ سفر کرتے تھے۔ بچوں کی ضد پر انہوں نے ریل گاڑی کے سفر کا ارادہ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ لاہور سے بزرگ ریل گاڑی کراچی اپنے بڑے بھائی کے یہاں جا رہے تھے۔ الیاس کے بڑے بھائی کراچی کی ایک مل میں مینیجر کی نوکری کرتے تھے۔ عموماً وہی بچوں کی چھٹیوں میں پنجاب اپنے چھوٹے بھائی سے ملنے آتے تھے۔ اگر الیاس کبھی کراچی گیا تھا تو اکیلا...، بچوں کا یہ پہلا لمبا سفر تھا جو ان کی خواہش پہ بزرگ ٹرین طے کرنے کا ارادہ تھا۔

فرح اکیس سال کی ہو چکی تھی لیکن پہلی مرتبہ یہ نظارے دیکھنے میں مگن کسی ننھی بچی کا گمان ہو رہا تھا۔ یوں جیسے کسی جادوئی سرگم میں میلہ دیکھنے دور دیس سے ایک پری اتری ہو۔

---"-----"

وہ پانچوں اوباش جو الیاس خاندان سے دو برتھ چھوڑ کر بیٹھے خوش گپیوں میں مگن لیکن مسلسل فرح کو تانے کی کوشش میں تھے۔ فرح کبھی کبھار ان کی جانب بھی نظر دوڑاتی لیکن وہ معصوم پری ان کے عظام سے ناواقفیت رکھتی تھی۔

بوتل میں جینے والوں کے لیے دنیا عموماً خوبصورت ہوتی ہے وہی حال فرح کا تھا۔ اب تک کی ساری زندگی ایک ہی گھر میں گزری تھی جہاں مردوں سے خوبصورت رشتہ رہا تھا۔ باپ کی صورت چھاؤں میسر تھی۔ ننھے بھائی پھولوں کی مانند اپنے ہر فیصلے میں اپنی بہن کو اہمیت دیتے تھے۔ چچا..، ماموں..، تایا...، سب خوبصورت مردوں میں گھری یہ پری اس بات سے ناواقف تھی کہ مردوں کا ایک گھناؤنا روپ بھی ہوتا ہے۔

---"-----"

دونوں چھوٹے بچوں کی طبیعت کچھ گڑبڑ تھی جس کی وجہ سے الیاس نے انہیں دوائی کھلا کر آرام کرنے کا کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

فرح نے بھی اپنے امی ابو کے ساتھ کھانا کھایا اور اب الیاس اور ان کی بیوی اونگھنے میں مصروف تھے۔ یہ ایئر کنڈیشن کیمین تھے۔ باہری دروازہ بند تھا اس لیے کھلی ہو اور مٹی سے محفوظ تھے۔ فرح چپکے سے اپنی جگہ سے اٹھی اور سامنے شیشے کے قریب آکھڑی ہوئی۔ ان کا کیمین باہری دروازہ سے قریب تھا۔ وہ محویت کے عالم میں باہر تکے جا رہی تھی۔

چند لمحات بعد اپنے اوپر ٹوٹنے والی قیامت سے بے خبر۔ شیشے سے باہر دیکھتی وہ معصوم بے انتہا خوبصورت نظر آ رہی تھی جس پر کسی شیطان نے اپنی نظروں کا بار ڈالا ہو

---"-----"

پانچوں اوباش خاموش ہو گئے تھے۔ اب وہ مسلسل پلک جھپکے بغیر اس مجسمہ حسن کو بری نیت سے گھور رہے تھے۔

ایک لڑکے نے ابروؤں سے کچھ اشارہ کیا۔ وہ ایک ساتھ اٹھے اور یکے بعد دیگرے آگے بڑھے۔ تقریباً ڈبے میں موجود سبھی لوگ سو رہے تھے۔ ویسے بھی اتنے شور میں ہلکی پھلکی آہٹ تو ویسے ہی پس پشت چلی جایا کرتی ہے۔

www.kitabnagri.com

---"-----"

فرح کے حلق کو دباتے ہوئے یک بیک اسے ڈبے کے باہری دروازہ سے باہر نکال لیا گیا تھا۔ وہ کچھ سمجھتی یا چیختی اس سے قبل ہی وہ پانچوں لڑکے اس اندونی حصہ سے باہر بیت الخلاء کے پاس لے آئے یہاں دونوں اطراف ریل کے خارجی دروازے تھے۔

چھوڑو مجھے....، کیا بد تمیزی ہے یہ....،؟ پرے ہٹو....، جانے دو مجھے---

Posted On Kitab Nagri

فرح کے حلق سے ہاتھ ہٹانے پر وہ کسمپائی اور چلانے کے انداز میں بولی۔

پانچوں اوباش اس سے مسلسل چھیڑ خانی میں مشغول تھے۔

دیکھو لڑکی... آرام سے... تعاون کرو....، ورنہ یہیں سے باہر پھینک دیں گے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا بس چند پل کی ہی تو بات ہے۔

ایک لڑکا خباثت سے بولا.... ان کی بری نیت آشکار ہوئی تھی۔ فرح اب کچھ بھی کرنے سے قاصر تھی حتیٰ کہ وہ اس لمحے پر پچھتا بھی نہیں پائی تھی.. جب وہ اپنے والدین کے قریب سے اٹھ کر شیشہ کے قریب آئی تھی۔

---" "---

اس سے قبل کہ ان لڑکوں کی پیش قدمی میں اضافہ ہوتا یا کچھ غلط ہوتا.. ایک آواز آئی۔

اپنی محرم کے لیے تم فولاد بنتے ہو اور کسی کی بیٹی کے مجرم بننے جا رہے ہو....؟ کامردانگی ثابت کرنے کا ارادہ ہے....؟ بلکہ تم مرد ہو ہی نہیں سکتے میرے بچوں.....!

وہ پانچوں سمیت فرح کے چونکے تھے.. فرح کو لگا کوئی فرشتہ آیا ہے لیکن آنے والے کے چہرے پر نظر پڑتے ہی اسے جھرجھری سی محسوس ہوئی۔

www.kitabnagri.com

گھنجل بنی داڑھی اور منہ میں پڑنے والی مونچھوں نے اس بزرگ کی حالت بگاڑ رکھی تھی۔

وہ پانچوں اوباش..، حلیہ سے خوبصورت اور پرکشش لڑکے تھے لیکن اندرونی سمت غلاظت لیے ہوئے اور یہ ظاہری برا شخص شاید اندرونی طور پر ایک خوبصورت انسان تھا جو ایک بے بس لڑکی کی مدد کو آگے ہوا تھا۔

اے بڈھے... شوو...، چل کٹ۔۔، وہ پانچوں ایک بزرگ کو دیکھ کر سنبھل گئے تھے۔ اس لیے ایک لڑکے نے فلمی سٹائل میں ہونٹ سکیر کر سیٹی بجاتے ہوئے اسے چلے جانے کا اشارہ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

جواباً ایک زوردار گھونسہ اسے بزریعہ ریل کے اس ڈبے کے خارجی راستہ سے باہر پٹریوں پر لے گیا تھا۔ اس کے سیٹی بجاتے ہونٹوں سے ایک چیخ بلند ہوئی تھی جو دھیمی پڑتی چلی گئی۔
ریل کا شور اپنی شدت سے جاری و ساری تھا۔

چھک چھک... چھن چھن... چھک چھک... چھن چھن

بچنے والے چاروں لڑکے اپنے ساتھی کا حشر دیکھ کر سر اسیمگی کی کیفیت میں مبتلا تھے۔

ایک لڑکا جس نے فرح کو گردن سے مضبوطی سے تھاما ہوا تھا اسے چھوڑ کر حملہ کرنے کی نیت سے آگے بڑھا۔
فرح جو آنے والی کی اس حرکت پہ سکتہ کی کیفیت میں مبتلا تھی..، اپنے قدموں پہ وزن نہ سہار سکی۔ قریب تھا کہ وہ ریل سے باہر جا گرتی..، اسی بزرگ نے دونوں ہاتھوں سے اسے سنبھالا دیتے ہوئے ایک ٹانگ سے حملہ کرنے والے لڑکے کو روکا تھا۔

گرفت دوستانہ اور پکڑ مضبوطی و نرمی ایک ساتھ لیے ہوئے تھی۔

اس نے فرح کو اندرونی دروازے کی جانب دھکیلا تھا۔ اندر ہوتے ہوئے فرح کی نظر اس کے انداز پر پڑی۔
بلکل کسی کراٹے فلم کے جیسے انداز میں کھڑے اس بزرگ کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ بوڑھا ہے۔
تم اندر جاؤ...، وہ شائستگی سے بولا۔

فرح کی نظر اس کے چہرے پر جم گئی۔ وہ بوڑھا نہیں تھا۔ سفید بالوں کے نیچے چہرہ جوان تھا۔
وہ کون تھا.....؟ فرح یہ سوال کا جواب سوچنے میں مگن اس کی ہدایت کو نظر انداز کر گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

حملہ ناکام ہونے پر وہ لڑکا فرح کی جانب جھپٹا لیکن بزرگ نظر آتے شخص نے سیدھا ہوتے ہوئے اسے کالر سے پکڑ کر ایسا جھٹکا دیا کہ وہ چیختے ہوئے ریل کے خارجی راستہ سے باہر جا گرا..، چیخ مدھم پڑ گئی تھی۔ دواو باش کم ہو چکے تھے۔

اتنی طاقت کسی بوڑھے میں نہیں ہو سکتی...، بلکل بھی نہیں...، فرح سوچ رہی تھی۔

تمہیں اندر جانے کا کہا ہے....، سنا نہیں تم نے۔ یہ ہدایت نہیں بلکہ غراہٹ تھی۔ اس بظاہر بوڑھے نظر آتے شخص کی آنکھیں اففففف..، ظالم خونی آنکھیں۔۔۔

فرح کو اپنے جسم میں سنسنی دوڑتی محسوس ہوئی۔ وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھی۔

ایئر کنڈیشن میں اندرونی دروازے دوہوتے ہیں۔ ایک خالی کھلا چھوڑا ہوتا ہے..، دوسرے کور بڑے سے باندھا ہوتا ہے تاکہ وہ فوراً بند ہو سکے۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Posted On Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

دوسرے دروازے سے گزرتے فرح نے پلٹ کر دیکھا۔ دو لڑکے ریل سے باہر گر رہے تھے جنہیں بوڑھے نے گول گھومتے ہوئے اپنی دونوں لاتوں سے آداب عرض کیا تھا۔ وہ کانپ کے رہ گئی اور تیزی سے اپنے والدین کے قریب آگئی۔ کہاں گئی تھی تم....؟ اونگھتی ہوئی والدہ نے اسے گھر کا...، یہیں بیٹھو...، اب دوبارہ ہلنات یہاں سے...؛ ہدایات بھول گئی جو گھر سے نکلتے وقت تمہارے والد نے دی تھیں.....؟

انہیں لگا کہ وہ یہیں قریب کھڑی ہوئی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھیں کہ اب اگر وہ ایسا نہیں بھی کہتیں تب بھی وہ باہر نکلنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی۔ ایک قیامت نے گزرتے گزرتے رخ موڑا تھا۔

---"-----"

یہ شخص کنگ تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سیکریٹ سروس کا انفارمر..، یار کن...، یہ سیکریٹ سروس کے ممبران بھی بتانے سے قاصر تھے۔
کبھی جیل میں ہوتا تھا اور کبھی چیف آف سیکریٹ سروس جسے سب کیپٹن کے نام سے جانتے تھے اور چہرے سے
ناواقف تھے....، کہ اتنا منظور نظر کہ بعض مشنوں پر اس کی سربراہی میں پوری پوری ٹیم کو اس کے حوالے کر
دیا جاتا تھا۔

وہ کون تھا اور کیا کر سکتا تھا یہ بتانا مشکل تھا۔ بس وہ ایک ہوا تھا جو خود کسی کو سمجھ میں آنے کی بجائے لوگوں کو اپنے
سرانجام دیے کاموں کے نتیجہ کی صورت ملنے کا عادی تھا۔
کنگ..، ایکشن ہو...، رومان..، چا پلو سی ہو....، یار کٹائی...، وہ اپنے مطلب کا نتیجہ نکالنے میں ماہر تھا اس بات
کی پرواہ کیے بغیر کہ لوگ اس کے حوالے سے کیا سوچ رہے ہیں۔

---" "---

کسٹم آفیسر..، آصف نے میز پر ہاتھ مارا تو ساتھ برابر میں براجمان ریلوے پولیس چیف اشفاق چونک گیا۔
اب اس میں میرا کیا قصور ہے....؟ اشفاق نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔
یہ دونوں اس شخص کے بارے میں تبصرہ کر رہے تھے جسے سیکریٹ سروس کے چیف نے انسانی اسمگلرز کی
گرفتاری یقینی بنانے کے لیے بھیجا تھا۔

وہ گدھا ہے مجھے یقین ہے۔ آصف پھر سے میز پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔

تو اس میں میز کا کیا قصور ہے....؟ اشفاق بڑبڑایا تھا۔

تم یقین نہیں کرو گے لیکن یہی سچ ہے...، آصف اس کی بڑبڑاہٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گدھا بوڑھے آدمی کامیک اپ کرنے کے بعد ریل گاڑی میں چڑھ گیا ہے اور میک اپ اتنا ناقص تھا کہ ہم جو کہ عام محکمہ سے تعلق رکھتے ہیں... صاف سمجھ سکتے ہیں کہ جو ان شخص کسی بوڑھے کامیک اپ کیے ہوئے ہے۔ ہاں کہہ تو سچ رہے ہو...؛ میں نے بھی دیکھا تھا۔ کسی سیکرٹ ایجنٹ کا اتنا ناقص میک اپ سمجھ سے باہر ہے۔ اشفاق دھیمے لہجہ میں بولا۔

یہی تو میں کہہ رہا ہوں... آصف جوشیلے لہجہ میں بولا۔

سیکرٹ سروس کا چیف اب بے کار ہوتا جا رہا ہے.. اس کی جگہ کسی نئے انسان کو دینی چاہیے جس کے چہرے سے سبھی محکموں کے سربراہ واقف ہوں یا اس محکمہ کو بھی ملکی انٹیلیجنس میں ضم کر دینا چاہیے۔ آہستہ بول یار...، جانتے تو ہو ہم جیسے معمولی آفیسر زان کی ذہنی سطح سے کہیں نیچے ہوتے ہیں۔ اشفاق سیدھا ہوتے ہوئے بولا تھا۔

کچھ بھی ہو...، کیس تو اپنے ہاتھوں سے گیانا.....؛ آصف تیز لیکن افسردہ لہجہ میں بولا۔

لیکن میں نے تو سنا ہے خفیہ ادارے ہم جیسے اداروں سے آخری کام لے کر کیس ہم لوگوں کے حوالے کر دیتے ہیں.....؟ اشفاق کے چہرے پر امید کی کرن تھی۔

ہاں ہوتا تو ایسا ہی ہے...؛ عموماً، لیکن سیکرٹ سروس والے اپنے کیس صرف ایف سی کے حوالے کرتے ہیں...، اور انہیں کے اہلکار مجرموں کو گرفتار کر کے خفیہ جگہ منتقل کرتے ہیں۔

آصف اسے بغور دیکھتے ہوئے بولا۔ وہ جوشیلا ضرور تھا لیکن کافی حد تک محکموں کے کام کرنے کے متعین طریقہ کار سے واقف تھا۔

مطلب اس مرتبہ ترقی کا کوئی چانس نہیں.....؟ اشفاق کو اپنی ہی ترقی کی فکر تھی۔

Posted On Kitab Nagri

نو کری بیچ گئی ہے اسے غنیمت سمجھو....، آصف سر جھٹکتے ہوئے بڑبڑانے کے انداز میں بولا۔
یہ دونوں انسانی اسمگلرز کے مشترکہ کیس پر کام کر رہے تھے۔ عموماً روز کی ملاقاتیں بغیر نتائج کے ہوتی تھیں...،
لیکن اب چونکہ کیس سیکرٹ سروس کو منتقل ہو چکا تھا اس لیے فضول گپیاں لگانے میں مشغول تھے۔

---"_____"

کنگ جانتے بوجھتے ناقص میک اپ میں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ پہچان ہو جائے اور ٹکراؤ ہوتا کہ کوئی نتیجہ برآمد ہو
سکے۔ سیکرٹ اداروں کے اصولوں کے مطابق یہ بیوقوفی سے بھر ا طریقہ تھا جس کا بظاہر کوئی فائدہ نہ تھا لیکن یہ
کنگ تھا۔ اپنے کیس اپنے طریقہ سے حل کر کے زمانے کو متحیر کر دینے والا جاننا۔

---"_____"

اس وقت وہ انجن روم سے نکل کر اپنے اجاڑ ملحقے حلیہ میں کھانے والے کمرے کی جانب رواں دواں تھا۔ جب
ایک لڑکی کو چند اوباشوں کے گھیرے میں دیکھ کر وہ آگے ہوا اور اس کی مدد کرنا چاہی لیکن وہ پانچوں اسی پرالٹ
پڑے۔ جو اب اس نے کسی مست ملنگ کی طرح انہیں ڈبے سے اٹھا کر باہر پھینکا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ اس بات سے
بے خبر نہیں تھا کہ دو آنکھیں بیت الخلاء کے دروازے کی اوٹ سے اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

---"_____"

باس باس.....،

بوگی نمبر پانچ میں داخل ہوتے ہی تشکیل بولا۔

سامنے شیشے کے قریب براجمان عارف جسے وہ باس کہہ رہا تھا...، نے گھور کر اسے دیکھا۔

کیا ہے....؟ پھولی سانسوں کو قابو میں کرنے کی کوشش کرتے تشکیل کو گھورتے ہوئے عارف گھرک کے بولا۔

Posted On Kitab Nagri

ابھی ایک منظر دیکھا...، شکیل نے تیزی سے پورا منظر کہہ سنایا۔

تم وہاں کیا کرنے گئے تھے...؟ عارف نے پوری بات سننے کے بعد پوچھا۔

اپنی بوگی کے بیت الخلاء میں پانی نہیں تھا اس لیے وہاں گیا تھا۔ شکیل اب دھیمے لہجے میں بولا تھا۔

تمہیں کئی مرتبہ سفر میں محتاط انداز میں کھانے پینے کا کہا ہے لیکن ہر چیز کو دیکھتے تمہاری رال ٹپکتی ہے۔ عارف نا خوشگوار انداز میں بولا۔

ویسے اس میں خاص بات کیا ہے....؟ ہو سکتا ہے وہ بڑھا کر اٹے سیکھاتا ہو....؟ عارف اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے دوبارہ بولا۔

وہ بوڑھا معلوم نہیں ہوتا...، ہاتھ پاؤں جوان تھے اور چہرے پر کسی بھی قسم کی جھریوں کا نام و نشان بالکل بھی نہیں تھا۔ اور طاقت...، انفنف خدا کی پناہ..، آخری لڑکا جسے اس نے پیٹھ پر لاد کے باہر پھینکا..، وہ کسی سانڈ جیسا تگڑا تھا لیکن اس بڑھے نما شخص نے اسے یوں اٹھایا جیسے وہ کوئی کھلونا ہو اور اس کے ہاتھ پاؤں چلانے کی فکر کیے بغیر اسے باہر پھینک دیا۔ شکیل اب فر فر بولتا جا رہا تھا۔

ہوں.....، عارف پر تفکر انداز میں اسے دیکھ رہا تھا۔

باس...، بگ بی خود ریسو کرنے آرہا ہے...، یہ کنسائنٹیٹ بہت زیادہ اہم ہے...، اور ہمارا حصہ بھی چار گنا زیادہ ہے۔ شکیل دبے لہجے میں بولا۔

تمہیں ہزار مرتبہ سمجھایا ہے ایسے الو کے پٹھوں والی حرکتیں مت کیا کرو...،؛ شکیل کے یوں کھلم کھلا بات کرنے پر عارف دانت پیس کر بولا۔

Posted On Kitab Nagri

شکیل کھسیانے انداز میں خاموش سا ہو گیا۔ اسی لمحے کنگ ان کے سامنے سے گزرا.. وہ کھانے والے ڈبے سے واپس انجن روم کی جانب جا رہا تھا۔

---"_____"

یہی ہے باس....، یہی ہے....، اس کے گزرتے ہی دبے لہجہ میں شکیل بولا۔
دفع کرو....، بلا وجہ کسی سے ٹکرانے کا کیا فائدہ...؟ الٹا شک میں مبتلا کرنے والی بات ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہو گا تو دیکھی جائے گی۔

عارف نے سمجھ داری کا مظاہرہ کیا۔

---"_____"

کنگ مسکرایا...، اس کے کان میں ایک ننھا آلہ جگمگا رہا تھا۔
بیت الخلاء سے جھانکتی آنکھوں کو محسوس کر کے وہ اگلے ڈبے میں سیٹوں کی اوٹ میں ہو گیا تھا اور واپسی جاتے شکیل کا تعاقب کرتے ہوئے ان کے برتھ کے قریب جا کر ہاتھ میں پکڑے چھوٹے سے مائیکرو چپ..، کو سیٹ سے چپکا دیا تھا۔

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/Fb/Pg/Kitab-Nagri)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.whatsapp.com/channel/0029903357500595)

یہ مائیکروچپ ایک منی ہگ تھا..، جو کسی کی آواز سننے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ اس نے کینیٹین روم میں ساری
باتیں سننے کے بعد واپسی کا رخ کیا تھا اور بوکھلاہٹ میں اپنی جانب اشارہ کرتے شکیل کو کن اکھیوں سے بغور
دیکھتے ہوئے اس کے بولنے کے انداز کو ذہن نشین کیا تھا۔
www.kitabnagri.com

"---"

باس...، میں بیت الخلاء سے ہو کر آتا ہوں...، شکیل نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے بولا۔

کیا مصیبت ہے....؟ آئندہ تمہارے ساتھ سفر بالکل نہیں کرنا...، جو اباعارف منہ بناتے ہوئے بڑبڑایا۔
شکیل سنی ان سنی کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"---"

Posted On Kitab Nagri

بیت الخلاء سے باہر نکلتے شکیل کی نظر اسی بڑھے پر پڑی..، وہ عارف کی ہدایت یکسر بھول گیا اور اسے مخاطب کرنے کی نیت سے آگے بڑھا۔

اس سے قبل کہ وہ ریل گاڑی کے دروازے سے باہر جھانکتے بوڑھے کے کاندھے پر تھکی دیتا...، بوڑھا پلٹتے ہوئے شکیل کی بغل کے نیچے سے دوسری جانب نکل گیا اور ایک ہلکا سا دھکا شکیل کو ریل سے باہر لے گیا لیکن گرنے سے قبل ایک طاقت ور ہاتھ نے اسے تھامتے ہوئے روک لیا تھا۔

کہاں چلے منا....؟ باہر کی ہوا مناسب نہیں ہے.... یہ آواز اسی بوڑھے کی تھی۔

اس سے قبل کہ بوکھلاہٹ میں مبتلا شکیل کچھ سمجھتا..، ایک زوردار گھونسنہ اسے ہوش کی دنیا سے غافل کر گیا۔

---"-----"

---"-----"

شکیل کو بیت الخلاء میں گھسیٹ کر کنگ نے دروازہ اچھی طرح بند کیا..، یہ بہت اچھی بات ہے تمہارا اور میرا قد برابر ہے..، جسامت تو میں خود برابر کر لوں گا۔

کہتے ہوئے کنگ نے بے ہوش شکیل کو کھڑا کرتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا دیا اور اس کے کپڑے اتارنا شروع کیے..

چند لمحات بعد بوڑھے آدمی کا میک اپ اور کپڑوں کے اوپر باندھی فقیروں والی گھڑی ختم ہو چکی تھی۔ اب مکمل شخصیت کا مالک کنگ ہلکا موٹا شکیل بن چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بیت الخلاء کا دروازہ کھول کر باہر جھانکا...، سامنے جگہ خالی تھی۔ کنگ نے زیر جامہ میں ملبوس شکیل کو گھسیٹ کر باہر نکالا اور چلتی ریل سے باہر پھینک دیا۔ اپنا بچا کچھ سامان بھی باہر پھینکتے ہوئے اس نے اطمینان سے ہاتھ جھاڑے اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔

وہ بڑی آسانی سے شکیل کی جگہ لے چکا تھا۔

---"_____"

کیا بات ہے اتنی دیر کیوں لگادی.....؟ عارف نے اندر آتے شکیل کو گھر کا۔

باس...، ایسا ہلکا ہو کر آیا ہوں اب کراچی تک ضرورت نہیں پڑے گی۔

شکیل کے میک اپ میں ملبوس کنگ کے منہ سے نکلنے والی آواز ہو بہو شکیل جیسی تھی۔

اچھا اچھا....، عارف منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑاتے ہوئے باہری شیشے کی جانب متوجہ ہو گیا۔

چھک چھک... چھن چھن... چھک چھک... چھن چھن

ٹرین پوری شدت سے کراچی کی جانب رواں دواں تھی۔

---"_____"

www.kitabnagri.com

ہمیں ایک مرتبہ سامان پر نظر دوڑالینی چاہیے....؟ شکیل کی آواز پہ عارف نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا۔

ہاں کرتے ہیں لیکن اس سے قبل میں بیت الخلاء سے ہو آؤں...؛ مجھے کافی نہیں پینی چاہیے تھی..، عارف سیدھا

ہوتے ہوئے بولا۔

اب میں بھی ہلکا ہو کر آتا ہوں۔

کہتے ہوئے عارف اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر کی جانب بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

---"_____"

کافی سارے لوگوں کو ایک ساتھ کیمین میں داخل ہوتا دیکھ کر کنگ کا ماتھا ٹھنکا۔

اب کہاں جاؤ گے.....؟ شیطان.....؛ بولو شکیل کہاں نے.....؟

وہ کنگ کو ڈنڈا ڈولی کرتے ہوئے باہری دروازے کے قریب کھینچ لائے تھے۔

مم...، میں ہی شکیل ہوں...؛ کنگ ہکلا یا۔

وہ مجھ سے سامان کے حوالے سے کبھی بات نہیں کرتا کیوں کہ وہ جانتا ہے سامان مختلف لوگوں کے پاس سفری

سامان کے درمیان پھنسا یا گیا ہوتا ہے اور وہ سامان لوگ کراچی اسٹیشن پر چھوڑ کر باہر نکل جاتے ہیں۔

عارف نفرت آمیز لہجہ میں بولا۔

دھت تیرے کی...، کنگ کے منہ سے نکلا۔

یہ سب تمہارے ساتھی ہیں.....؟ کنگ نے سوال کیا۔

نہیں محافظ ہیں..، جواب دیتے ہوئے عارف نے ایک گھونسہ کنگ کے پیٹ میں رسید کیا۔

وہ دہرا ہوا گیا۔

www.kitabnagri.com

بول.....؛ کہاں بے شکیل.....؟

عارف نے کنگ کی کمر میں کہنی رسید کی۔

جواباً کنگ سیدھا ہوتے ہوئے حرکت میں آیا۔ آن کی آن میں ساتوں حملہ آوروں میں سے تین کم ہو چکے تھے۔

کیونکہ قرین قیاس ہے..، چلتی ریل سے گرنے والے عموماً زندہ نہیں رہتے۔

Posted On Kitab Nagri

ایک حملہ آور کے پیٹ میں گھونسہ رسید کرتے ہوئے کنگ نے گھوم کر دونوں ٹانگیں دوسرے دروازے کے قریب کھڑے اشخاص کو تحفتاً پیش کی جسے قبول کرتے ہوئے وہ بھی خس کم اور جہاں پاک کی عملی تفسیر بن گئے۔ اب دو حملہ آور اور ان کا سرغنہ عارف باقی تھا۔ جسے پیٹ میں گھونسہ لگا تھا وہ سیدھا ہونے کی کوشش میں تھا لیکن اس کے سیدھا ہونے سے قبل کنگ کا گھٹنا حرکت میں آیا۔

او غغ.... کی آواز کے ساتھ وہ الٹ گی اور کنگ نے اس کے ماتھے پر ایک ٹھڈا رسید کرتے ہوئے اسے ریل سے باہر پھینک دیا۔

بچنے والا سورما بھاگنے کی کوشش میں تھا لیکن کنگ نے نیچے بیٹھے ہوئے اپنی ٹانگ کو گولائی میں گھمایا۔ چونکہ جگہ تنگ تھی اور وہ شخص بھاگنے کی کوشش میں تھا۔ نیچے گرتے ہوئے اپنے ہی زور سے لوہے کے دروازے سے ٹکرایا اور ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا۔

عارف ہکا بکا کھڑا تھا۔ یہ سارا کھیل چند لمحات کا تھا....، کوئی اتنا پھر تیرا کیسے ہو سکتا ہے....؟ وہ یہی سوچ رہا تھا۔ ہاں....، بیٹا....، اب سوال میرے جواب تیرے....؟ بول....؟ یہ بگ بی کون ہے....؟ عارف نے جیب سے پستول نکالنے کی کوشش کی مگر ایک زبردست ہاتھ جو اس کے ہاتھوں سے ٹکرایا تھا..، پستول کو ریل سے باہر لے گیا۔

نہ منا....؛ جواب....، ورنہ ٹوڑ کے رکھ دوں گا۔ کیا....؟ تیرے جبرے....؛ ! کنگ فلمی انداز میں بولا۔

عارف کے تارے گردش میں تھے اسی لیے اس نے آگے بڑھ کر کنگ پر حملہ کر دیا۔ کنگ نے اس کا وار بچاتے ہوئے ایک ہاتھ اس کی کنپٹی پر رسید کیا اور عارف ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"---"

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)

ایک گھنٹہ کے اندر اندر...، بگ بی سے لے کر ہر رابطہ کار سامنے آچکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

اپنی تفتیش مکمل کرنے کے بعد کنگ نے سیکرٹ سروس کے توسط سے آرمی کے کسی ادارے سے رابطہ قائم کیا تھا۔

مخصوص مقام پر پہنچ کر چین کھینچی گئی اور ریل رک گئی۔ ڈرائیور سے لے کر عام عملے تک کو پتا چل چکا تھا کہ یہ کوئی عام مشن نہیں ہے اس لیے سب خاموشی سے تماشا دیکھ رہے تھے۔

رات کا وقت تھا۔ تقریباً لوگ سو رہے تھے چند ایک جنہوں نے ریل سے اترنے کی کوشش کی انہیں جنگل کا کہہ کر منع کر دیا گیا تھا۔ پوچھنے والوں کو رکنے کی وجہ ریل کے پہیوں میں مسئلہ بتائی جا رہی تھی۔

بگ بی..، جسے کراچی میں سیکرٹ سروس نے دبوچ لیا تھا..، کی نشاندہی پر ریل سے سو کے قریب افراد گرفتار ہوئے تھے۔

ہر ایک کے پاس ایک مخصوص بیگ تھا جس میں بے مقصد کپڑے بھرے ہوئے تھے۔

کپڑوں کے درمیان انسانی اعضاء یعنی دل..، گردے..، جگر...، وغیرہ مخصوص انداز میں رکھے جاتے تھے..، سٹیشنوں پر وقت سے قبل سامنے والے دروازے کی بجائے ٹوٹی دیواروں سے انسانی اعضاء سے بھرے بیگوں کو اندر لایا جاتا تھا اور اسی طرح باہر نکالا جاتا تھا۔

www.kitabnagri.com

تقریباً پورا گینگ گرفتار ہو چکا تھا اور بگ بی نے ان غیر ملکی عناصر کی نشاندہی بھی کی تھی جو بیرون ملک ان اعضاء کے خریدار تھے لیکن ابھی فوراً انہیں گرفتار کرنا فلحال ممکنات میں سے نہیں تھا لیکن عنقریب شاید ان پر ہاتھ ڈالنے کا بھی کوئی منصوبہ مرتب کیا جاتا۔

چھک چھک... چھن چھن... چھک چھک... چھن چھن

ٹرین پوری شدت سے وقت پر کراچی پہنچنے کی کوشش میں اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

---"---

فرح رات میں سو نہیں پارہی تھی۔ کتنی دہشت ناک تھی وہ دو آنکھیں...
تمہیں اندر جانے کا کہا ہے.. سنا نہیں تم نے....؟

وہ غراہٹ نما آواز بار بار اس کی سماعت میں گونج رہی تھی۔ وہ بیٹھی ہوئی تھی جب اس کی والدہ نے آواز دے کر
اسے لیٹنے کو کہا۔

اب وہ سونے کی کوشش میں تھی اور نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور...، لیکن آخر کب تک....؟ ایک گھنٹہ
یوں ہی سر پر کپڑا تانے لیٹنے کے بعد فرح کب نیند کی حسین وادیوں میں اتری اسے پتا ہی نہیں چلا تھا۔

---"---

ایک جھٹکا لگا اور ریل رک گئی...،

سنا ہے کوئی خرابی پیدا ہوئی ہے ریل میں اس لیے بیچ جنگل روکی ہے۔ کسی کی آواز فرح کے کانوں میں پڑی اور وہ
اپنے ہوش میں واپس آئی لیکن حواس میں آتے کچھ وقت لگا۔

اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ لڑکے جنہیں باہر پھینکا تھا ان کے بارے میں کسی کو پتا چل گیا ہے۔ اس حادثہ کی وجہ
سے خواب میں بھی اسے وہی سپنے آتے رہے تھے۔

وہ ڈر رہی تھی..، کہ اب بھی کوئی اسے آدبوچے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ آدھ گھنٹہ ریل گاڑی وہاں کھڑی رہی
اور پھر دوبارہ چل پڑی۔

چھک چھک... چھن چھن... چھک چھک... چھن چھن

---"---

Posted On Kitab Nagri

کراچی کینٹ اسٹیشن.. پہنچ کر ریل رک چکی تھی۔ گھڑیاں سات بجے کا وقت دکھا رہے تھے۔ طلوعِ آفتاب کا نظارہ خوبصورت تھا۔ کرنیں چھن چھن کرتی زمین پہ اتر رہی تھیں۔ دھکم پیل نہیں تھی۔ کیونکہ ریل گاڑی نے اب رات کو یہاں سے واپس روانہ ہونا تھی۔ لوگ سکون سے سامان اتارنے میں مشغول تھے۔

الیاس خاندان 'بھی ریل سے اتر آیا تھا۔ فرح کو اداس دیکھ کر الیاس نے اسے مخاطب کیا۔ کیا ہوا بیٹا...؟ آپ تایا کے یہاں آکر خوش نہیں ہو کیا.....؟

فرح نے زبردستی مسکرا نے کی کوشش کی۔ اسی پل اپنے بھائی کو وصول کرنے الیاس کے بڑے بھائی اسحاق سامنے سے آتے دیکھائی دیے۔

فرح اپنے تایا کے بہت قریب تھی اسے یاد تھا جب وہ چھوٹی سی بچی تھی تو اس کے تایا جب بھی پنجاب آتے وہ ان کی گود سے اترنے کا نام نہیں لیتی تھی۔ تایا کے گلے لگ کر پیار لیتی فرح کی نظر سامنے والے ڈبے پر پڑی...، بہترین قسم کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس ایک شخص نیچے اتر رہا تھا۔ فرح تھم گئی تھی۔ اس کی نظر اس شخص کی کلائی پہ جمی تھی۔

www.kitabnagri.com

وہ لمحے حلیہ والا بوڑھا جس نے اس کی عزت بچائی تھی..، اپنی کلائی میں لال دھاگہ باندھے ہوئے تھا۔ وہ لال دھاگہ اب اس تھری پیس والے کی کلائی میں چمک رہا تھا۔ گھڑی کے ڈائل پر وقت دیکھنے کو نظر دوڑاتے اس شخص کی نظر بھی شاید کلائی میں بندھے دھاگہ پر پڑی تھی۔ اگلے ہی لمحہ دھاگہ اس کی کلائی سے الگ ہو کر زمین کی زینت بن گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

باوردی فوجی افسران اس شخص کو سیلوٹ کرنے کے بعد دائیں بائیں کھڑے ہو چکے تھے۔ وہ شخص اپنی آنکھوں سے چشمہ اتارنے کے بعد ایک آفیسر سے گفتگو میں مشغول فرح کے قریب سے گزرا..، ایک لمحے کو نگاہ ملی۔

فرح ساکت و جامد رہ گئی۔

یہ آنکھیں وہ کیسے بھول سکتی تھی...؟ خون خوار بھی...، خوبصورت بھی...، گہرائی بھی...، کنارہ بھی...،
پر سکون ٹھہری ہوئی آنکھیں...، سونے والوں کی طرح..... جاگنے والوں جیسی آنکھیں۔

خوابناک آنکھیں-----خوفناک آنکھیں

کراچی کے اگتے سورج کی یہ خوبصورت صبح فرح کے لیے بے نام اداسی کا آغاز تھی جس کی مدت اور وجہ سے وہ خود بھی ناواقف تھی۔

اسٹیشن سے باہر نکلتے ہوئے فرح نے ارد گرد نظر دوڑائی...، اب اس شخص کا نام و نشان تک نہ تھا۔ وہ بے دلی سے مسکراتے ہوئے اپنے تایا کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

کینٹ اسٹیشن پر لاہور جانے کے لیے تیار دور کھڑی کسی ریل کا وسل فرح کی سماعت پہ ہتھوڑے کی طرح برسا تھا۔

www.kitabnagri.com

پاں.....-پاں.....،

چھک چھک... چھن چھن... چھک چھک... چھن چھن

تمام شد۔

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔ www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.kitabnagri.com)

knofficial9@gmail.com

[whatsapp _ 0335 7500595](https://www.kitabnagri.com)